Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

فون ۴۹ ؍ ۴ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۱۹ ارشوال ۱۳۹۷ھ ؍ ۲۵ اخاء ۱۳۵۶ہش ؍ ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۲۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ اخاء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز کا اصل مغز اور روح دعا ہے اس لئے نماز میں خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کرو

دعا اور نماز کے جو آداب اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں انہیں ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہے

"نماز کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناواجب ٹیکس لگا ہوا ہے جلدی گلے سے اُتر جائے۔ بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہیں لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ نماز کے وقت سے دگنا تگنا وقت لے لیتے ہیں حالانکہ نماز تو خود دعا ہے جس کو یہ نصیب نہیں ہے کہ نماز میں دعا کرے اس کی نماز ہی نہیں۔ چاہیئے کہ اپنی نماز کو دعا سے مثل کھانے اور سرد پانی کے لذیذ اور مزیدار کر لو ایسا نہ ہو کہ اس پر ویل ہو۔ نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو۔" (ملفوظات جلد ششم صہ ۳۲۷)

"نماز کا اصل مغز اور رُوح تو دعا ہی ہے نماز سے نکل کر دعا کرنے سے وہ اصل مطلب کہاں حاصل ہو سکتا ہے ایک شخص بادشاہ کے دربار میں جائے اور اس کو اپنا عرضِ حال کرنے کا موقع بھی ہو لیکن وہ اس وقت تو کچھ نہ کہے لیکن جب دربار سے باہر آ جائے تو اپنی درخواست پیش کرے اس سے اسے کیا فائدہ؟ ایسا ہی حال ان لوگوں کا ہے جو نماز میں خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں نہیں مانگتے تمہیں جو دعائیں کرنی ہوں نماز میں کر لیا کرو اور پُورے آدابؑ کو ملحوظ رکھو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کے شروع ہی میں دعا سکھائی ہے اور اسکے ساتھ ہی دعا کے آداب بھی بتائے ہیں سورہ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا لازمی ہے اور یہ دعا ہی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اصل دعا نماز ہی میں ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صہ ۳۵۸)

"نماز اپنی زبان میں نہیں پڑھنی چاہیئے خدا تعالیٰ نے جس زبان میں قرآن شریف اتارا ہے اس کو نہیں چھوڑنا چاہیئے ہاں اپنی حاجتوں کو اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے سامنے بعد مسنون طریق اور اذکار کے بیان کر سکتے ہیں مگر اصل زبان کو ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ عیسائیوں نے اصل زبان کو چھوڑ کر کیا پھل پایا کچھ بھی باقی نہ رہا۔"

(ملفوظات جلد سوم صہ ۲۸۶)

دائمی خوشحالی کا حصول

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس قدر ہمدردی اور دلسوزی سے فرماتے ہیں:۔

"وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں نے سُنا ہے وہ سُنیں اور قصّوں کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صہ ۱۲۹)

اراکین انصار اللہ! خدا کے مامور نے جس دلی تڑپ کا مندرجہ بالا الفاظ میں اظہار کیا ہے اس کا تقاضا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک قرآن کریم کی ہدایات اور احکامات سے واقف ہو اور ان پر عمل پیرا ہو۔ یہ چیز قرآن کریم کا ترجمہ جانے بغیر ممکن نہیں۔ اگر استاد مل جائے تو بہتر ورنہ تفسیر صغیر اس کا نعم البدل ہے بشرطیکہ دل میں تڑپ ہو۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

آئندہ ملاقات صرف جمعرات کے روز ہوا کرے گی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات ہفتہ میں صرف ایک دن یعنی جمعرات کے روز ہوا کرے گی۔ احباب نوٹ فرما لیں کہ اب اتوار کو ملاقات نہیں ہو گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۴؍اخاء ۱۳۵۶ ہش
۴؍اکتوبر ۱۹۷۷ء

دُنیا کا ہمّ و غم اور اس سے نجات کی حقیقی راہ

اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ انسان ہمہ تن اُسی کا ہی ہو کر اس دُنیا میں زندگی گزارے یعنی وہ رُو بہ دُنیا نہ ہو بلکہ ہمیشہ رُو بخدا رہے۔ یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ دنیا کی خاطر دنیا نہ کمائے بلکہ دنیا کمانے میں بھی اُس کا منتہائے مقصود رضائے الٰہی کا حصول ہو۔ بالفاظِ دیگر کہا جا سکتا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے۔

شیطان انسان کو یکدم دین سے برگشتہ نہیں کرتا بلکہ اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ انسان دین کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے اپنا میلان دنیا کی طرف کر لے اور اس کا تمام ہمّ و غم دنیا کے لئے ہو جائے۔ جب وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے یعنی وہ اپنی وسوسہ اندازی کے نتیجہ میں انسان کا رُخ دنیا کی طرف پھیر دیتا ہے تو پھر وہ مطمئن ہو جاتا ہے کہ اب میں نے اسے ایسی راہ پر ڈال دیا ہے کہ یہ خدا اور اس کے دین سے برگشتہ ہوئے بغیر نہ رہے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ تاکید کی ہے کہ وہ کامل فرمانبرداری اختیار کریں اور شیطان کے بہکاوے میں بالکل نہ آئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ (البقرہ آیت ۲۰۹)

ترجمہ:۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پورے کے پورے فرمانبرداری (کے دائرے) میں آ جاؤ اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو وہ یقیناً تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

پورے کے پورے فرمانبرداری کے دائرے میں آنے کا مطلب یہی ہے کہ ہمہ تن خدا کے ہی ہو جاؤ اور اُسی میں ہو کر زندگی بسر کرو۔ ظاہر ہے کہ جو شخص ہمہ تن خدا کا ہو جائے گا اُس کی پوری توجہ خدا اور اُس کے دین کی طرف ہی رہے گی' اس کا جھکاؤ کبھی دنیا کی طرف ہو ہی نہیں سکتا۔ دُنیا کی طرف جھکاؤ اُسی کا ہو گا جو شیطان کی پیروی کرے گا۔ اسی لئے ساتھ ہی فرمایا کہ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ط یعنی شیطان تمہیں جس طرف لے جانا چاہتا ہے اُس کا رُخ کبھی نہ کرو۔

اکثر لوگ تنگدستی اور محتاجی کے خوف سے ہی دُنیا کی طرف جُھکتے ہیں۔ انہیں یہی فکر دامنگیر رہتا ہے کہ کہیں تنگدستی کے ہاتھوں انہیں تکلیف میں مبتلا نہ ہونا پڑے۔ شیطان اُن کے دل میں یہی وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر تم رُو بخدا رہو گے تو تنگدستی میں مبتلا ہو جاؤ گے اور اس طرح تمہاری زندگی انتہائی تکلیف میں گزرے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُس کے اس وسوسہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ (البقرہ آیت ۲۶۹)

ترجمہ:۔ شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کی تلقین کرتا ہے اور اللہ اپنی طرف سے ایک بڑی بخشش اور بڑے فضل کا تم سے وعدہ کرتا ہے اور اللہ بہت وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شیطان کے وسوسہ کا ہی ذکر نہیں کیا ہے بلکہ اس کے بطلان کو بھی آشکار فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا شیطان تو یہ کہہ کر کہ رُو بخدا رہنے کے نتیجہ میں تم محتاج ہو جاؤ گے تمہاری توجہ دین کی بجائے دُنیا کی طرف پھیرنا چاہتا ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ وہ تمہیں رُوحانی طور پر مفلس کر کے ہلاک کرنا چاہتا ہے جبکہ خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ تم اس کی پوری پوری فرمانبرداری اختیار کر کے اس کی بخشش اور فضل کے مورد بنو۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص بہت وسعت والے علیم و خبیر خدا کی طرف جُھکتا اور اس کی فرمانبرداری میں اپنی عمر بسر کرتا ہے خدا اُسے کبھی محتاج نہیں ہونے دیتا بلکہ وہ اس کی ضرورتوں کا خود متکفل ہو جاتا ہے اور اُسے ایسے طور پر اور ایسی جگہوں سے رزق عطا کرتا ہے کہ جن کا اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ○ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ○ (الطلاق آیات ۳،۴)

ترجمہ:۔ اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اُس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اُسے خیال بھی نہیں ہو گا۔ اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ اس کے لئے کافی ہے اللہ یقیناً اپنے مقصد کو پورا کر کے چھوڑتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر چھوڑا ہے۔

اصل بات یہی ہے کہ جو شخص دُنیا کی محبت میں گرفتار ہونے سے اپنے آپ کو بچاتا ہے اور ہمیشہ رُو بخدا رہتا ہے خدا تعالیٰ اسے کسی کا محتاج نہیں ہونے دیتا۔ وہ اس کی ضرورتوں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔ جس کا خدا خود متکفل ہو جائے وہ بھلا کب کسی کا محتاج ہو سکتا ہے۔ اس کی تونگری تو قابلِ رشک ہوتی ہے۔ یہ تونگری انہیں کے حصہ میں آتی ہے جن کا سب ہمّ و غم دین کے لئے ہو۔ خدا انہیں دُنیا کے ہمّ و غم سے کلّی طور پر بچا لیتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے اور سارا ہمّ و غم دین کے لئے وقف رکھنے کی اہمیّت اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"کاش لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آجاتی کہ جس شخص کا تمام ہمّ و غم دین کے لئے ہوتا ہے اس کے دُنیا کے ہمّ و غم کا اللہ تعالیٰ متکفّل و متولّی ہو جاتا ہے۔ مَیں نے کبھی نہیں سُنا اور نہ کوئی کتاب گواہی دیتی ہے کہ کبھی کوئی نبی بھوکا مرا ہو یا اُس کی اولاد دروازوں پر بھیک مانگتی پھرتی ہو۔ ہاں دُنیا کے ملوک اور امراء اور اغنیاء کا یہ بُرا حال اکثر سُنا گیا ہے کہ اُن کی اولاد نے دربدر ٹکڑے مانگے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی سُنّت مستمرہ ہے کہ کبھی کوئی کامل مومن بسترِ نرم سے خاکسترِ گرم پر نہیں بیٹھا اور نہ اُس کی اولاد کو روزِ بد دیکھنا نصیب ہوا۔ اگر لوگ ان باتوں پر پختہ ایمان لے آئیں اور سچا اور پاک بھروسہ اللہ تعالیٰ پر کر لیں تو ہر قسم کی روحانی خودکشی اور دلی جلن سے رہائی پا جائیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۳۹۲)

ظہورِ مہدئ آخر زماں

بہارِ جاوداں ہے بوستاں میں
خوشا یہ رقصِ گُل باغِ جناں میں

خدا کی رحمتیں پھر جوش میں ہیں
یہ ہر جانب زمین و آسماں میں

ہوئے جو ماہِ کنعاں جلوہ افروز
مسرّت چھا گئی کرّوبیاں میں

جگایا اُس نے پھر اہلِ جہاں کو
پڑے سوتے تھے جو خوابِ گراں میں

ظہورِ مہدئ آخر زماں کا
ہوا یوں غلغلہ کون و مکاں میں

وہ جو قائم تھا اک عرصہ سے چیلنج
ہوا پھر تازہ وہ سارے جہاں میں

دکھا سکتے ہیں کب تورات میں وہ
معارف جو ہیں اس کنزِ نہاں[1] میں

بہت نزدیک ہیں اب فتح کے دن
مقدّر ہو چکا ہے لامکاں میں

طلوعِ فجر دیکھو ہو چکا ہے
اثر کتنا ہے آوازِ اذاں میں

وفا کیشِ خلافت ہی یقیناً
رہیں گے کامراں ہر امتحاں میں

نہ ہے خوشبو! شہیدوں کے لہو کی
نہیں ممکن گلاب و ارغواں میں

کہاں وہ سازِ افرنگی میں لذت
ملے جو نیم شب آہ و فغاں میں

حزیں کیوں ہو ترا بندہ الٰہی!
تو دے اُس کو فلاح' اپنی اماں میں

(عبدالحق رحیم۔ ربوہ)

[1] مراد سورۃ الفاتحہ جس کا ایک نام سورۃ الکنز ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی سوسائٹی میں شگفتہ مزاجی اور پاکیزہ مذاق کے متعلق ہدایات

اور

حضرت سرورِ کائنات ؐ کا اسوۂ حسنہ

مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ

انسان فطرتی اور جذباتی لحاظ سے متلون المزاج ہے اس کا دل و دماغ رات دن کے دوران نیز مختلف مواسم و حالات میں مختلف قسم کی تبدیلیوں اور مختلف قسم کے جذبات و خواہشات اور تفاؤل اور میلان کی آماجگاہ بنا رہتا ہے۔ کبھی خوشی اور کبھی ناخوشی ہوتا کبھی اس پر غصہ اور نفرت کے جذبات غلبہ پا لیتے ہیں تو کبھی وہ محبت و پیار، انس و ہمدردی کا پتلا بنا ہوتا ہے کبھی چاق و چوبند اور ہوشیار و بیدار ہوتا ہے اور کبھی کبھی وہ بہت سست کا مارا ہوا سست اور تھکا ماندا اپنے آپ کو محسوس کرتا ہے۔ عبادت گزاری پر بھی اس پر قبض و بسط کی حالت طاری ہوتی رہتی ہے اسی طرح کبھی عدالت و وزارت اور حکومت کی کرسی پر بیٹھا اپنی عظمت و شان کا مظاہرہ کر رہا ہوتا ہے اور کہ وہ تنہا ہی کمر اپنی رعیت کی رہنمائی و تربیت کرتا ہے اور کبھی اس کا دل اس حقیقہ سے بیتاب ہوتا ہے کہ وہ اپنے دوستوں۔ عزیزوں۔ ہمجولیوں یا اپنے بیوی بچوں میں خوشی خوشی بیٹھ کر مسرت کی گھڑیاں گزارے اور انہیں مسرور و محظوظ کرے اور خود بھی محظوظ ہو اور دو چار لمحے اس کے ان کے درمیان شگفتگی سے ہنسنے ہنسانے اور بے تکلفی کے ساتھ باتیں کرنے میں گزریں۔

گولڈن رول اور صالحیت

غرضیکہ یہ انسان کی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ ایک روش پر اور ایک ہی موڈ میں نہیں رہتا بلکہ اس کے مزاج اور طبیعت کے تقاضے بدلتے رہتے ہیں اور جیسا کہ قرآن کریم سے ظاہر ہے اس کی ان تمام طاقتوں، تقاضوں اور جذبات و حواس کو برمحل اور اعتدال کے ساتھ استعمال کرنا عمل صالح کہلاتا ہے اور ایسے صالحین کی صف میں شامل کر دیتا ہے اور اس سنہری اصول سے انحراف ایسے معتدین کے گروہ کا فرد بنا دیتا اور اس کی ہلاکت کا موجب ہو جاتا ہے۔

ہمارے آقا و مولیٰ اور ہادی اعظم حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی میں انسانی فطرت کے ہر تقاضے۔ ہر حالت اور ہر ضرورت کے مطابق علیحدہ علیحدہ کامل اور قابل عمل نمونہ موجود ہے۔ آپ کے اسوۂ حسنہ میں اگر عبادت اور عدالت کے متعلق مکمل عملی نمونہ موجود ہے تو آپ کی پاکیزہ زندگی میں پاکیزہ مزاح اور مذاق کا نمونہ اور رہنمائی بھی بدرجہ اتم پائی جاتی ہے اور حضورؐ نے باہم ایک دوسرے کو محظوظ کرنے ہنسنے ہنسانے مسکرانے خوشی کا اظہار کرنے، خوش طبعی اور بذلہ سنجی کی حدود بھی مقرر کر دیں تا کہ لوگوں میں بیہودگی، چھچھورا پن اور سوقیانہ مذاق کا مزاج نہ ہو اور حقارت آمیز ہنسی مذاق سے باہمی نفرت و نفاق کا بیج سوسائٹی میں جڑ نہ پکڑ جائے۔

گھٹیا ہنسی مذاق موجب لعنت ہے

پس خوش مزاجی چونکہ اسلامی معاشرے اور سوسائٹی کا لازمی جزو ہے اسی لئے اس بارہ میں بھی ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری صحیح اور مکمل رہنمائی فرمائی ہے۔ آپ نے شگفتہ مزاجی اور اچھے مزاح کو پسند فرمایا اور خود بھی بیشمار مرتبہ اس میں حصہ لیا۔ مگر اپنے پاکیزہ نمونہ سے اسے محدود کر دیا اور محض ذوق سلیم اور پاکیزہ مذاق کی حد تک اسے رائج فرمایا اور اس کے برعکس گروہ بہلاؤں سے لذت روک دیا جو ہر وقت ہنستے ہنساتے اور بھانڈوں اور مسخرہ در لطیفہ گوؤں کی طرح دوسروں کو خوش کر کے داد لینے اور واہ واہ کرنے والوں پر آپ نے لعنت فرمائی ہے کیونکہ اس قسم کے ٹھٹھا اور گھٹیا ہنسی مذاق اور بے ہودہ لہو و لعب سے انسانی وقار و سنجیدگی قائم نہیں رہتی۔ (مشکوٰۃ بخاری) اور سوسائٹی میں بیہودگی پھیلتی اور رذیل اخلاق پیدا ہوتے اور محض وقت ضائع ہوتا ہے اور روحانی اقدار کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ اسی لئے حضورؐ نے اس قدر احتیاط فرمائی ہے کہ ہنسی مذاق میں کسی دوست عزیز یا اپنے بچے کو خوش کرنے کے لئے بھی جھوٹ کے استعمال کو قطعی طور پر ناجائز قرار دے کر اس سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی)

مسیحِ وقت کا نمونہ

سیرت المہدی میں ایک روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی بچہ آئس کریم یا بالائی کی برف کھانے پر اصرار کر رہا اور اسی کے لئے متواتر ضد کر رہا تھا۔ اسے روتا دیکھ کر حضورؑ نے گود میں لے کر پیار و محبت اور نرمی سے بہلانے اور خاموش کرنے کی کوشش کی مگر وہ چپ نہ ہوا۔ آئس کریم اس وقت موجود نہ تھی۔ عرض کی گئی کہ اس وقت گھر میں صرف برف موجود ہے وہ دے کر اسے کہیں کہ یہ لو "بالائی کی برف" آ گئی ہے کھا لو۔ آپ نے برف لے کر اسے دی اور فرمایا بیٹا یہ لو برف آ گئی۔ اب اسے بالائی کی برف سمجھ کر کھا لو گویا معصوم بچہ کی شدید ضد دور کرنے اور اسے بہلانے کے لئے بھی آپ نے جھوٹ استعمال کرنے یعنی جھوٹے طور پر محض برف کو بالائی کی برف یا آئس کریم کا نام دے کر اسے دینا گوارا نہ فرمایا اور سچی بات ہی اسے بتائی اور قطعاً یہ پرواہ نہ فرمائی کہ اس کی ضد ختم ہوتی ہے یا نہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تمسخر کا الزام

معلوم ہوتا ہے کہ سید ولد آدم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کے زمانہ میں دنیا کے بعض نادان کسی حد تک اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے تھے کہ اللہ والے لوگ اور انبیاء اور راستباز کرام اکثر خشک طبیعت اور ہر وقت نہایت سنجیدہ رہنے والے ہوتے ہیں وہ نہ خود ہنستے ہیں اور ہنسی خوشی کرنا ان کی شان کے شایاں ہے۔

اس امر کا کسی قدر اشارہ اس مکالمہ میں پایا جاتا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت کے درمیان ہوا اور سورۃ بقرہ میں مذکور ہے۔ آپ کی امت نے آپ کو طعنہ دیا کہ أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا اچھا تو آپ اتنے رفیع الشان نبی ہونے کے مدعی ہونے کے باوجود ہم سے ہنسی مذاق کر رہے ہیں؟ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا:۔

"أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ"

مجھے تم سے تمسخر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یقیناً تمہیں تمہارے رب کا یہ حکم پہنچا رہا ہوں کہ اس گائے کو ذبح کرو میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں ایسا فعل یعنی تم سے تمسخر کر کے جاہلوں میں شامل ہو جاؤں۔

گلاب سے بڑھ کر شگفتہ دل

حضرت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے تصور کو غلط قرار دیا اور اپنے اسوۂ حسنہ سے دنیا کو یہ بتا دیا کہ ایک انسان سب سے بڑا اللہ والا اور سب سے بڑھ کر محبوب خدا ہوتے ہوئے بھی اپنے ساتھیوں سے ہنستا بولتا اور خوش طبعی کرتا اور انہیں اپنے پاکیزہ مذاق سے محظوظ کر کے ان کا دل بہلاتا اور غم غلط کرتا ہے۔ اب غور کیجئے اس ہنس مکھ ہادی اعظم اور گلاب سے بھی بہت بڑھ کر شگفتہ دل رکھنے والے عالمگیر پیغمبر کی پاک زندگی کا یہ رخ کس قدر خوشکن اور کس قدر پرکشش ہے۔ آپ کے پاکیزہ مزاح کی کچھ مثالیں ذیل میں دی جاتی ہیں۔

جنت میں سب جوان ہوں گے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بوڑھی پھوپھی جان حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور درخواست کی کہ حضور اُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کرے۔ حضورؐ نے ہنستے ہوئے فرمایا پھوپھی جان إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا عَجُوزٌ کوئی بڑھیا جنت میں داخل نہیں ہوگی۔ یہ سن کر حضرت صفیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور مغموم ہو کر چل پڑیں۔ حضورؐ نے یہ دیکھ کر پیار سے فرمایا۔ پھوپھی جان فکر کی کوئی بات نہیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ کوئی بڑھیا بڑھاپے کی حالت میں جنت میں داخل نہیں ہوگی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اسے ایک نئی زندگی کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے گا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت کو تینتیس سالہ جوان بنا کر جنت میں داخل فرمائے گا۔ پھر یہ آیت بطور دلیل کے تلاوت فرما کر اپنی پھوپھی جان کی تسلی فرمادی

"انّا انشأنٰھنّ انشاءً فجعلنٰھنّ ابکارًا عُرُبًا اترابًا" (واقعہ)

یعنی اصحاب الیمین جنت میں شاندار خوبصورت بیویوں کے ساتھ رہیں گے ہم نے ہی ان کو بنا رکھا ہے اور کنواریاں پیدا کیا ہے وہ نہایت خوبصورت اور جنتیوں کی ہم عمر ہوں گی انھیں دائیں طرف والے گروہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

خدا کا قیمتی مال

حضورؐ کے ایک صحابی حضرت زاہر رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ دیہات میں بودوباش رکھتے تھے شکل و صورت کے اچھے نہ تھے مگر حضورؐ کو ان سے بڑی محبت تھی اور حضورؐ فرمایا کرتے تھے کہ ہر شہری کی ضروریات پوری کرنے والا ایک دیہاتی ہوتا ہے اور آلِ محمدؐ کی ایسی گھریلو ضروریات زاہرؓ پوری کرتے ہیں۔ حضرت زاہرؓ حضورؐ کی خدمت میں دیہات کی سبزیاں پیش کیا کرتے تھے اور حضورؐ ان کے بال بچوں کے لئے شہری سامان عطا فرمایا کرتے تھے

ایک روز حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف لائے۔ حضرت زاہرؓ بازار میں دکان لگائے سودا بیچ رہے تھے حضورؐ کو اس وقت ان سے پیار آگیا۔ پیچھے سے گئے اور ایسے طریق سے اپنے اس خادم کو پکڑا کہ وہ حضورؐ کو دیکھ نہیں سکتے تھے گویا ان کی دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے تھے زاہرؓ بولے کون ہے۔ مجھے چھوڑ دو۔ حضورؐ نے نہ چھوڑا۔ جلد ہی محسوس کر لیا، حضورؐ کی پاکیزہ خوشبو سے پہچان پا گئے کہ یہ تو میرے آقا حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر اپنے آپ کو چھڑانے کی بجائے انھوں نے اپنی کمر اور پسینے والی پشت کو حضورؐ کے سینہ مبارک سے رگڑنا شروع کر دیا اور عشق رسولؐ سے مجبور ہو کر حضورؐ سے چمٹ گئے

حضورؐ سمجھ گئے کہ اب زاہرؓ نے مجھے پہچان لیا ہے تو اسی باہمی پیار و محبت کے انداز میں حضورؐ نے اس بھری مارکیٹ میں محبت بھری آواز سے مزاح کے طور پر اعلان فرمایا "مَن یشتری ھذا العبد؟" مجھ سے یہ غلام کون خریدے گا؟

یہ سن کر حضرت زاہرؓ بولے خدا کی قسم حضورؐ یہ مال تو بہت کھوٹا اور خراب ہے اسے کون خریدے گا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں پیار سے فرمایا:۔

"نہیں زاہرؓ! تم خدا کے نزدیک بہت قیمتی مال ہو۔"

یہ سن کر نہ صرف حضرت زاہرؓ پھولے نہ سماتے تھے بلکہ تمام حاضرین کو ان کی اس خوش قسمتی پر رشک آرہا تھا۔ (ترمذی)

اگر تم پہلے مر جاؤ تو.....

ایک روز حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک سیرت بیوی ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ انھوں نے کہا "ہائے سر درد سے مری جا رہی ہوں۔"

حضورؐ نے مذاق کے رنگ میں فرمایا۔ "عائشہ! اگر تم مجھ سے پہلے مر جاؤ تو اس میں کیا حرج ہے، فائدہ ہی فائدہ ہے تم کو میں اپنے ہاتھوں سے غسل دوں گا۔ کفناؤں گا۔ جنازہ کی نماز پڑھاؤں گا۔ اور اپنے ہاتھوں سے دفن کرتے ہوئے تمہاری مغفرت کے لئے دعائیں کروں گا۔"

حضرت عائشہؓ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لطیف مذاق پر بگڑ گئیں اور بولیں:۔

"جی ہاں! یہ سب کچھ تو آپ کریں گے ہی۔ مگر یہ بھی ہوگا کہ آپ اس کے بعد میرے حجرے میں اپنی کسی دوسری بیوی کے ساتھ آرام فرمائیں گے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں اب بوڑھی ہو گئی ہوں جو حضورؐ میرے پہلے مرنے کا ذکر فرما رہے ہیں۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اس خفگی بھرے جواب پر ہنس پڑے اور انھیں تسلی دی کہ یہ تو محض مذاق تھا۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ کے لئے خاص دعا

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ایک دوسری روایت ہے کہ:۔

"ھی کانت تلعب بلعبتھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذہ یا عائشۃ فقالت خیل سلیمان بن داؤد فضحک وطلب الباب فابتدرتہ واعتنقتہ فقال مالکِ یا حمیرا فقالت بابی انت وامی یا رسول اللہ ادع اللہ ان یغفرلی ما تقدم من ذنبی وما تأخر فرفع یدیہ حتی رؤی بیاض ابطیہ فقال اللّٰھم اغفر لعائشۃ بنت ابی بکر مغفرۃ ظاھرۃ وباطنۃ لا تغادر ذنبا ولا تکسب بعدھا خطیئۃ ولا اثما ثم قال صلی اللہ علیہ وسلم افرحتِ یا عائشۃ فقالت ای والذی بعثک بالحق فقال اما والذی بعثنی بالحق ما خصصتک بھا من بین امتی وانھا لصلاتی لامتی باللیل والنھار فیمن مضی منھم ومن بقی ومن ھو آتٍ الی یوم القیامۃ وانا ادعو لھم والملٰئکۃ یؤمنون علی دعائی" (ترمذی ونزھۃ المجالس)

یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ شادی کے بعد جبکہ آپ کی عمر ابھی چھوٹی تھی۔ اپنی گڑیوں سے کھیل رہی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قریب آکر پوچھا یہ کیسی گڑیا ہے اے عائشہ! تو حضرت عائشہؓ نے جواب دیا یہ حضرت سلیمان ابن داؤد علیہ السلام کا گھوڑا ہے۔ یہ سن کر حضورؐ ہنس پڑے اور باہر جانے کے لئے دروازے کی طرف بڑھے تو حضرت عائشہؓ نے جلدی سے انھیں جا لیا اور آپؐ سے چمٹ گئیں حضورؐ نے پوچھا۔ کیا بات ہے اے حمیرا! (حمیرا (سرخ رنگ کی جوان لڑکی) آپ پیار سے انھیں کہا کرتے تھے) حضرت عائشہؓ نے عرض کی۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اے رسول خدا۔ میرے لئے اللہ سے دعا کریں کہ میرے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اتنے اونچے اٹھائے کہ آپ کے زیر بازو سفیدی نظر آنے لگی اور یہ دعا فرمائی کہ اے خدا۔ ابوبکرؓ کی بیٹی عائشہ کے ظاہری اور باطنی سب گناہ بخش دے یہاں تک کہ کوئی گناہ اس کا بن بخشا نہ رہ جائے اور اسے ایسی توفیق دے کہ وہ اس کے بعد پھر کسی خطا کی مرتکب نہ ہو اور نہ کوئی گناہ اس سے سرزد ہو۔ دعا کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا۔ اے عائشہؓ اب تو تو خوش ہے نا۔ حضرت عائشہؓ نے خوشی خوشی عرض کیا۔ ہاں اے رسول خدا۔ جس نے آپ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے اس کی قسم میں اب خوش ہوں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اے عائشہ! اس جامع مانع خاص دعا کو میں نے صرف تیرے لئے ہی مخصوص نہیں کیا ہے۔ مجھے اس خدا کی قسم جس نے مجھے سچائی دے کر بھیجا ہے یہ دعا میں نے اپنی امت میں سے خاص طور پر تیرے لئے نہیں کی بلکہ یہ تو میری امت کے سب لوگوں کے لئے میری دن رات کی دعا اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے التجا ہے۔ ان کے لئے بھی جو ان میں سے گزر چکے ہیں اور ان کے لئے بھی جو ابھی زندہ ہیں اور ان کے لئے بھی جو قیامت تک دنیا میں آنے والے ہیں سب کے لئے میں یہی دعا کرتا ہوں اور جب بھی کرتا ہوں فرشتے اس پر "آمین" کہتے ہیں

اس واقعہ میں حضرت عائشہؓ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار اور کبھی قدر باہمی مذاقانہ رنگ بھی خوش طبعی کے لئے موجود ہے اور حضورؐ کے اپنی امت سے پیار اور ہمدردی اور محبت اور دعاؤں کا بھی پتہ چلتا ہے کہ آپؐ اپنی امت کے افراد کی نجات اور فلاح اور نیک انجام کے لئے کس قدر کوشاں تھے اور کتنی دعائیں کرتے تھے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ انتڑیوں میں سوزش اور دیگر عوارض سے شدید بیمار ہیں۔ علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت ان کی جلد اور کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد عارف اور رحمانی ضلع سرگودھا۔ متعلم دارالعلوم ربوہ)

قارئینِ کرام جلد از جلد حل شدہ پرچے مرکز میں ارسال فرمائیں!

(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۹ر رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ۲۹ر رمضان المبارک مطابق ۱۴ر ستمبر ۱۹۷۷ء کو جو دعائیہ فہرست دفتر وکیل المال اوّل کی طرف سے پیش کی گئی۔ اس میں نو ہزار سات سو ۹۷ ایسے خوش نصیب افراد کے اسماء درج تھے جنہوں نے تاریخ مذکورہ سے پہلے تحریک جدید کے مالی جہاد میں اپنے وعدہ کے مطابق کلی طور پر حصہ لے لیا تھا۔ ان میں سے ۱۴۷ افراد ایسے تھے جن کا چندہ ۵۰۰/- روپیہ یا اس سے زائد رقم کا تھا۔ بظاہر یہ ایک فہرست تھی لیکن بے شمار ایمان افروز پہلوؤں سے جگمگا رہی تھی۔

اوّل یہ کہ جماعت احمدیہ کے مرد و زن اور بچے بوڑھے کو اشاعت اسلام سے دلی لگاؤ ہے اور وہ غلبۂ اسلام کا دن دیکھنے کے لئے بیتاب ہیں اور اس کے لئے وہ اپنے عزیز اموال پیش کرنا ایک عظیم سعادت سمجھتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ جماعت احمدیہ کو اپنے محبوب امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے حصول کا بے پناہ شوق ہے اور وہ حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں سے مستفیض ہونے کا کوئی موقع ضائع نہیں ہونے دیتی۔

تیسرے یہ کہ اس جماعت کو نیکی بجا لانے میں فاستبقوا الخیرات کا ارشاد پیش نظر رہتا ہے۔ اسی لئے بعض جماعتوں نے دستی طور پر فہرستیں بھجوائیں۔ بعضوں نے تار کے ذریعہ اطلاع بھجوا دی اور بعضوں نے فون کے ذریعہ نام پیش کئے۔ الحمد للہ دفتر ہذا کو ان سب مخلصین کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کرنے کی توفیق ملی۔ سو جملہ مجاہدین تحریک جدید کو مبارک ہو کہ انہوں نے رمضان المبارک کی برکات کے ساتھ اکناف عالم میں اشاعت اسلام کا ثواب بھی حاصل کیا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں ان کے شامل حال رہیں۔
فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ورزشی مقابلے ۔ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع مورخہ ۴-۵-۶ر نومبر ۷۷ء کے موقع پر فٹ بال۔ والی بال۔ کبڈی۔ رسہ کشی کی اجتماعی کھیلوں کے علاوہ انفرادی کھیلوں یعنی دوڑ۔ گولہ پھینکنا۔ نیزہ پھینکنا۔ تھالی پھینکنا۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ کلائی پکڑنا۔ وزن اٹھانا اور نشانہ غلیل کے مقابلے بھی ہوں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ ان کھیلوں میں مہارت رکھنے والے خدام کے اسماء کی فہرستیں خاکسار کو جلد بھجوا دیں۔

(منتظم ورزشی مقابلہ جات)

اعلانات دار القضاء

مکرم مرزا مقصود احمد صاحب چک ۳۶۷ ج ب جلیانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع فیصل آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۴۴ ۱/۲ واقع فیکٹری ایریا ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تاکہ پلاٹ فروخت کر کے والد صاحب مرحوم کا قرض وغیرہ ادا کر سکوں۔ (۱) مرزا محمد اسماعیل صاحب (۲) مرزا منصور احمد صاحب شاکر پسران مرحوم (۳) الفت النساء صاحبہ (۴) نصرت بیگم صاحبہ دختران مرحوم (۵) ہاجرہ بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم۔

استدعا ہے کہ پلاٹ ۴۴ ۱/۲ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کا سالانہ اجتماع

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۳۰ر ستمبر کو شام ساڑھے سات بجے تقسیم انعامات اور دعا کے بعد مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کا سالانہ اجتماع کامیابی سے اختتام پذیر ہو گیا۔ الحمد للہ۔

اجتماع کا افتتاح ایوان محمود میں مورخہ ۲۹ر ستمبر بروز جمعرات ساڑھے تین بجے سہ پہر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بچوں کو نہایت قیمتی ہدایات دیکر اور دعا کے ساتھ کیا۔

افتتاحی تقریب کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ نے اطفال سے خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد تلاوت قرآن کریم کا فائینل مقابلہ کروایا گیا۔

دوسرے دن صبح کے وقت جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں فٹ بال اور کبڈی کے فائینل مقابلہ جات ہوئے۔

نماز جمعہ کے بعد ایوان محمود میں مکرم خواجہ عبد المومن صاحب مہتمم مقامی نے "اطفال الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کی۔ خواجہ صاحب کی تقریر کے بعد نظم اور تقریر کا مقابلہ ہوا۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد "معلومات عامہ" اور آخر میں تقسیم انعامات کی تقریب منعقد کی گئی جس میں مکرم ناظم صاحب اطفال نے رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ کے بعد مکرم محمد شفیق صاحب قیصر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اطفال سے خطاب فرمایا اور بعد ازاں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال اور منتظمین اطفال میں اسناد اور انعامات تقسیم فرمائے۔

آخر میں صاحب صدر نے اجتماعی دعا کروائی اور یوں ہمارا سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(ناظم اطفال ربوہ (مقامی))

دعائے مغفرت

میری والدہ ماجدہ مسماۃ [illegible] صاحبہ اہلیہ مولوی صدر الدین صاحب مرحوم آف مونگ ضلع گجرات ۳۰ر ستمبر ۱۹۷۷ء بروز جمعۃ المبارک بوقت پونے دو بجے بعمر ۷۹ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ از راہ شفقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن [illegible] اور سید قربان حسین شاہ صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی نے قبر پر دعا کرائی۔

مرحومہ نے ایک وسیع خاندان [illegible] چھوڑا ہے۔ بہت ہی مستجاب الدعوات سلسلہ کی فدائی اور خلافت احمدیہ سے [illegible] اور محبت رکھتی تھیں اور ہمیشہ اپنے بچوں بچیوں کو خلافت سے وابستگی کی تلقین فرماتی رہتی تھیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری) محمد سعید کلیم بیت القمر دار العلوم غربی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ محترمہ کا پھوڑے [illegible] مورخہ ۲۴ر ستمبر کو سول ہسپتال فیصل آباد میں ہوا ہے۔ اپریشن کامیاب رہا ہے۔ ابھی کمزوری کافی ہے نیز میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری غلام رسول صاحب سب انسپکٹر پولیس دل کے حملہ کے باعث شدید بیمار ہیں اور حیدرآباد سندھ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ہر دو کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ ضلع جھنگ)

۲۔ استاذی المحترم چوہدری محمد اسلم صاحب ناصر ٹیچر گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ (کمر درد) اور دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین (منصور احمد عارف فیکٹری ایریا ربوہ)

قائدین اضلاع مجالس کی فہرست تجنید تشخیص بجٹ مکمل کروا کر جلد تر ارسال کریں۔ (معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی کی اہمیّت و افادیّت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"وقفِ عارضی کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ باہمی تعلقات بڑھیں اور وہ عظیم کام جو خدا تعالیٰ اِس وقت جماعتِ احمدیہ سے لینا چاہتا ہے یعنی یہ کہ نوعِ انسانی کو ایک خاندان کی طرح بنا دیا جائے، اس میں ہماری کوشش بھی شامل ہو۔ ویسے تو یہ خدا کا آسمانوں پر فیصلہ ہے۔ زمین پر تو وہ جاری ہو گا لیکن ہمیں ثواب پہنچانے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے خود ہی اپنے فضل اور رحمت سے ہمارے لئے بہت سی راہیں کھول دی ہیں۔ قرآن کریم میں وحی کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اعلان کروایا گیا کہ بشر ہونے کے لحاظ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی دوسرے بشر میں کوئی فرق نہیں، وقت آ گیا ہے کہ انسان اس بنیادی حقیقت کو سمجھنے لگے اور وہ معاشرہ ہماری اس زمین پر قائم ہو جائے جسے اسلام قائم کرنا چاہتا ہے بہرحال وقفِ عارضی ایک حقیر سی کوشش ہے اپنے رب کے حضور جو پیش کی جاتی ہے اس امید اور یقین پر کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے گا اور اس کے نیک ثمرات پیدا ہوں گے۔ جانے والے بھی فائدہ اٹھائیں گے اور جہاں اُن کو بھیجا جاتا ہے وہ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔"

(اخبار الفضل ۱۲ر فروری ۱۹۷۷ء)

مبارک ہیں وہ جو اس بابرکت تحریک پر لبیک کہتے ہوئے دوسروں کے لئے بھی اور اپنے لئے بھی رضاءِ الٰہی کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

تقریب شادی

میرے بیٹے عزیزم محمد محمود اقبال ایم اے ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول بانجول گیمبیا (مغربی افریقہ) حال لاہور کی شادی ۲ر اگست ۱۹۷۷ء کو عمل میں آئی جس میں بہت سے احبابِ جماعت شامل ہوئے۔ ۴ر اگست کو دعوتِ ولیمہ ہوئی۔ عزیز کا نکاح ۲۷ر جولائی ۱۹۷۷ء کو عزیزہ امۃ الحی بنت مکرم خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب جہانگیر روڈ کراچی سے ہوا تھا۔

عزیز محمد محمود اقبال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت بابو غلام محمد صاحب فورمین (ریلوے پریس) رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں اور دلہن محترم میاں ولایت محمد صاحب اوورسیئر مرحوم کی نواسی ہیں۔ عزیز محمد محمود اقبال حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر واپس گیمبیا جا رہے ہیں احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس تعلق کو خیر و برکت کا موجب بنائے اور دونوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(غلام محمد ثالث، ۱۴۶۔ آئی۔ وحدت کالونی۔ لاہور)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم مبشر احمد ایم۔ ایس سی محلہ ناصر آباد ربوہ کے نکاح کا اعلان بعوض مبلغ آٹھ ہزار روپے عزیزہ نصرت جہاں بنت مکرم چوہدری شیر محمد صاحب مالک مشین آٹا محلہ دار النصر غربی ربوہ کے ہمراہ مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح مقامی مربی ربوہ نے بعد نماز مغرب مسجد محمود ربوہ میں کیا۔

احباب سے گذارش ہے کہ رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں

(خاکسار محمد شریف چک $\frac{55}{11-L}$ رڑی تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال)

ناصرات الاحمدیہ لاہور کا سالانہ اجتماع

پیپروں کے نوماہی امتحانات کی وجہ سے ناصرات الاحمدیہ لاہور کے اجتماع کی تاریخ تبدیل کر دی گئی ہے اب ناصرات لاہور کا اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۷۷ء کو صبح ۹ بجے دار الذکر لاہور میں منعقد ہو گا۔ تمام سیکرٹریان ناصرات اپنی ممبرات کو لے کر وقتِ مقررہ پر دار الذکر تشریف لائیں اس موقع پر اسٹال بھی لگائے جائیں گے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

محترم میاں مولا بخش صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم میاں مولا بخش صاحب آف گوجرانوالہ جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے ۲۹ر ستمبر کو لاہور میں ۸۸ سال کی عمر میں اپنے بیٹے مکرم محمد رمضان صاحب کے ہاں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو ۱۹۰۳ء میں بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ۳۰ر ستمبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز فجر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے دعا کرائی۔

میاں صاحب مرحوم محترم میاں اللہ بخش صاحب سابق امیر جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کے برادرِ اکبر تھے۔ اور مکرم عبد الستار صاحب خادم اور مکرم عبد الحمید صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر راولپنڈی کے تایا اور خسر تھے۔ ۳ لڑکیاں اور ۵ لڑکے یادگار چھوڑے۔ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنّت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے آئندہ انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہو گا

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے پہلا انٹرویو ۲۱ر ستمبر ۱۹۷۷ء کو ہو چکا ہے اور جن طلباء کو میٹرک کے تسلی بخش نتیجہ کی شرط کے ساتھ منتخب کیا گیا ہے ان کی پڑھائی شروع ہو چکی ہے۔ جو طلبا میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار کر رہے ہیں اور اپنی زندگی خدمتِ اسلام کے لئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ فوری طور پر وکالتِ دیوان تحریکِ جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں تا جامعہ میں ان کی پڑھائی کا حرج نہ ہو۔ میٹرک کے نتیجہ کے بعد باقاعدہ انٹرویو لے کر ان کے داخلہ کا حتمی فیصلہ کر دیا جائے گا۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

درخواستِ دُعا

محترم شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ آف سرگودھا کی نواسی عزیزہ سائرہ (جو پراچہ صاحب کی بیٹی محترمہ عصمت سعید پراچہ کی بیٹی ہیں) بوجہ حادثہ گذشتہ دس ماہ سے بیہوش ہیں۔ ان کی والدہ محترمہ اور دیگر افرادِ خاندان بہت پریشان ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ اس کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو صحت عطا فرمائے۔

(شیخ عبد الخالق دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ)

ضرورت ہے

ایک کنسٹرکشن فورمین کی جسے ہر قسم کے تعمیراتی کام کا کم از کم دس سال کا تجربہ ہو۔ فوری ملیں۔

بشیر نسیم کنسٹرکشن کمپنی
(نسیم سٹیل فکسر کا ذیلی ادارہ)
اندرون موچی دروازہ بازار لال کھو لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴